روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 8فروری 2005ء 26محرم 1426ہجری 8امان 1384ہش جلد 55-90 نمبر 52

آنکھوں کی عبادت

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اپنی آنکھوں سے بھی عبادت میں حصہ لیا کرو۔ صحابہ نے پوچھا یہ کیسے ہو تو آپؐ نے فرمایا آنکھوں سے قرآن کو دیکھنا اس میں غور وفکر کرنا اور اس کے عجائبات کو سمجھنا۔

(العظمۃ جلد1 ص226 حدیث نمبر12)

قرآن پاک کی عظمت اور آنحضرت ﷺ کے عشق قرآن کے بارے میں پرمعارف خطبہ

قرآن کریم کی خوبصورت اور کامل تعلیم دنیا کی اصلاح اور امن کی ضمانت ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 4مارچ 2005ء بمقام بیت الفتوح مورڈن۔ لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4مارچ 2005ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے قرآن کریم کی عظمت بیان فرمائی اور آنحضرت ﷺ کے عشق قرآن کے مضمون پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور انور کا یہ خطبہ حسب معمول احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے سورۃ البینہ کی آیت نمبر 4,3 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے اللہ کا رسول مطہر صحیفے پڑھتا ہے۔ ان میں قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ پاک کتاب ہے اور ہر قسم کے ممکنہ عیب سے پاک ہے بلکہ ہر قسم کی حسین اور خوبصورت تعلیم اس میں پائی جاتی ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔ اور اس میں تمام وہ خوبیاں شامل کر دی گئی ہیں۔ جن کی پہلے صحیفوں میں کمی تھی اب صرف یہی تعلیم ہے جس پر عمل کر کے دنیا میں نیکیاں رائج کی جاسکتی ہیں۔ یہ دنیا کی اصلاح اور امن کی ضمانت ہے اس کے ذریعہ عبادت گزار بندے پیدا کئے جاسکتے اور ہر طبقے کے حقوق قائم ہوسکتے ہیں یہ کامل اور مکمل تعلیم جس رسول پر اتری وہ خاتم النبیین کہلائے اور اس کے بعد کوئی نئی شریعت آ ہی نہیں سکتی۔ وہ رسول جس پر یہ پاکیزہ تعلیم اتری وہ خود اس تعلیم پر کس قدر عمل کرنے والے ہوں گے اس کا تصور بھی انسانی سوچ سے باہر ہے۔ حضور ﷺ کی مبارک ذات نے اس پاک کلام کو سمجھا اور گہرائی سے اس پر عمل کیا بلکہ اپنے صحابہ کو بھی شعور عطا فرمایا کہ وہ اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے والے تھے۔ اس کتاب میں ہر قسم کے کمالات پائے جاتے ہیں اس لئے اب کسی اور کتاب یا شریعت سے رہنمائی لینے کی ضرورت نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جس قدر کسی رسول کی قوت قدسی ہوتی ہے اسی قدر پُر شوکت کلام اس پر نازل ہوتا ہے اس لئے آنحضرت ﷺ کی عظیم قوت قدسی کے مطابق سب سے اعلیٰ کلام آپ پر نازل ہوا۔ جو ہر رنگ میں عظیم معجزہ ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس معجزہ کے ہر حکم کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیا اور اس پر عمل کر کے دکھایا تاکہ مومنوں کو بتاسکیں کہ میں ایک بشر ہوں جس کو خدا نے اپنا پیارا بنالیا تم بھی اس پاک تعلیم پر اپنی استعدادوں کے مطابق عمل کر کے خدا کا قرب پانے والے بن سکتے ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی فعلی کتاب ہے جو قرآن کی شرح اور تفسیر ہے۔ حضرت مصلح موعود نے قرآن اور آنحضرت ﷺ کے تعلق کی مثال دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ دو موتی ہیں جو ایک ہی سیپ سے اکٹھے نکلے ہیں۔ قرآن کو جاننے کیلئے آنحضرت ﷺ کی زندگی کو دیکھنا ہوگا اور آنحضرت ﷺ کی زندگی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے قرآن کو دیکھنا پڑے گا۔

حضور انور نے آنحضور ﷺ کے قرآن پاک سے عشق ومحبت اور آپ کی تلاوت قرآن کے متعدد دلگداز واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے قرآن سے عشق کا جو اعلیٰ معیار قائم کیا ہر ایک کو یہ نمونہ اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپؐ کو قرآن پاک عمدگی سے پڑھنے والے ہر شخص سے محبت تھی اور تاکید فرمایا کرتے تھے کہ قرآن کریم کو پڑھنے کا جو حق ہے اسے ادا کرو اور اس کے مضامین پر غور کرو تاکہ فلاح پا جاؤ۔ آپؐ کی دلی تمنا اور تڑپ تھی کہ دنیا کا ہر فرد اس پاک کلام کو بغور پڑھے اور عمل کرے اور اس تڑپ اور فکر میں آپؐ پر عجیب حالت طاری رہتی۔ آپؐ چونکہ تمام دنیا کیلئے رحمت تھے اس لئے اس بات سے بے چین ہو جاتے کہ اگر دنیا نے اس پر عمل نہ کیا تو اس کا کیا ہوگا۔ آپ کو تمام زمانوں اور آئندہ آنے والی نسلوں کا حد درجہ فکر تھا کہ وہ اس کتاب پر عمل کر کے خدا کا قرب حاصل کریں۔ حضور نے فرمایا کہ کیا کسی نے ایسا کوئی محسن انسانیت دیکھا ہے جو قرآن کریم کو اس طرح سمجھنے کی وجہ سے کئی صدیاں دور کی حالت دیکھ کر بھی بے چین ہو جاتا تھا؟

حضور انور نے آخر پر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کو پڑھنے۔ سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حسن کارکردگی

مجالس انصاراللہ پاکستان

☆ سال 2004ء/1383ہش زعماء اعلیٰ اور زعماء مجالس مقامی انصاراللہ پاکستان میں کارکردگی کے لحاظ سے علم انعامی کی حقدار اور پہلی دس مجالس کی فہرست حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوائی گئی تھی۔ جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمالیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب مجالس کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین

(1) مجلس انصاراللہ مغلپورہ لاہور۔
اول اور علم انعامی کی حقدار
(2) مجلس انصاراللہ دارالذکر لاہور۔ دوم
(3) مجلس انصاراللہ دارالذکر فیصل آباد۔ سوم
(4) مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد۔ چہارم
(5) مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ۔ پنجم
(6) مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد۔ ششم
(7) مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی۔ ہفتم
(8) مجلس انصاراللہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔ ہشتم
(9) مجلس انصاراللہ مارٹن روڈ کراچی۔ نہم
(10) مجلس انصاراللہ ڈرگ کالونی کراچی۔ دہم

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان۔ ربوہ)

ماہر امراض بچگان کی آمد

☆ مکرم ڈاکٹر (کرنل) فضل الرحمان صاحب ماہر امراض بچگان مورخہ 13مارچ 2005ء کو ہسپتال میں بچوں کے معائنہ کے لئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب اپنے بچوں کے معائنہ اور علاج ومعالجہ کے لئے تشریف لائیں اور پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆......☆......☆

خطبہ جمعہ

تاریخ انسانی میں سب سے زیادہ عاجزی آنحضرت ﷺ کی ذات میں نظر آتی ہے

تواضع اور فروتنی اختیار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بلندیاں عطا کرتا ہے

عاجزی، انکساری اورفروتنی کے بارہ میں پر معارف اور ایمان افروز خطبہ جمعہ

خطبہ جمعہ ارشادفرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2رجنوری 2004ء بمطابق 2رصلح 1383 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، مورڈن لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الفرقان کی آیت 64 تلاوت کی اور فرمایا عاجزی اور انکساری ایک ایسا خلق ہے جب کسی انسان میں پیدا ہو جائے تو اس کے ماحول میں اور اس سے تعلق رکھنے والوں میں باوجود مذہبی اختلاف کے جس شخص میں یہ خلق ہو اس پر انگلی اٹھانے کا موقعہ نہیں ملتا بلکہ اس خلق کی وجہ سے لوگ اس کے گرویدہ ہو جاتے ہیں، اس سے تعلق رکھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ہمیں تاریخ انسانی میں سب سے زیادہ عاجزی اگر کسی میں نظر آتی ہے تو وہ آنحضرت ﷺ کی ذات ہے چنانچہ دیکھ لیں باوجود خاتم الانبیاء ہونے کے آپ اپنے ماننے والوں کو یہی فرماتے ہیں کہ مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو اور اس یہودی کو بھی پتہ تھا کہ باوجود اس کے کہ میں یہودی ہوں اور جھگڑا میرا مسلمان سے ہے اور پھر معاملہ بھی آپ ﷺ کی ذات سے تعلق رکھتا ہے اپنے اس جھگڑے کا معاملہ آپ ﷺ کے پاس ہی لاتا ہے، آپ کی خدمت میں ہی پیش کرتا ہے۔ کیونکہ مذہبی اختلاف کے باوجود اس کو یہ یقین تھا اور وہ اس یقین پر قائم تھا کہ یہ عاجز انسان ﷺ کبھی اپنی بڑائی ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کریں گے اور اس یہودی کو یہ بھی یقین تھا کہ میرا دل رکھنے کے لئے اپنے مرید کو یہی کہیں گے کہ مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو۔ یہ یقین اس لئے قائم تھا کہ آپ کی زندگی جو زندگی اس یہودی کے سامنے تھی اس سے یہی ثابت ہوا تھا اور آپ کا یہ حسن خلق اس کو پتہ تھا اور یہ حسن خلق آپ میں اس لئے تھا کہ وہ شرعی کتاب جو آپ پر اتری یعنی قرآن کریم اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو میں نے آیت پڑھی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو جواباً کہتے ہیں سلام۔ یعنی جھگڑے کو بڑھاتے نہیں بلکہ وہیں معاملہ نپٹا کر ایک طرف ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی جھگڑا کرنے کی کوشش بھی کرے تو اس کو آگے نہیں بڑھنے دیتے۔ جاہلوں کی طرح ذرا ذرا سی بات پر سالوں جنگیں لڑنے کی ان کو عادت نہیں ہے۔ تو یہ ہے وہ حسن خلق جو آنحضرت ﷺ میں تھا اور جو آپ اپنی امت میں پیدا کرنے چاہتے تھے۔

اس بارہ میں علامہ رازی آیت قرآنی الذین یمشون (۔) کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ ھون سے مراد نرمی اور ملائمت ہے۔ اس کے معنی یہ ہوں گے کہ چال میں نرمی ہو۔ چال میں نرمی ہوتی ہے، سکینت ہوتی ہے، وقار اور تواضع ہوتی ہے اور تکبر اور نخوت سے اپنے پاؤں زمین پر نہیں مارتے اور متکبر لوگوں کی طرح اکڑ کر نہیں چلتے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) ولا تمش یعنی وہ زمین پر اکڑ کر نہیں چلتے۔ لکھتے ہیں کہ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے ھون کی تفسیر تلاش کی تو مجھے نہ ملی خواب میں مجھے بتایا گیا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو زمین میں فساد نہیں چاہتے۔

پھر ایک روایت ہے، حضرت عیاض بن حمارؓ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے ہم سے خطاب فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ انکساری اختیار کرو اس حد تک کہ تم میں سے کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔

.... تو یہ حکم ہے کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے لیکن کیا ہمارے عمل اس کے مطابق ہیں۔ کسی کو اپنی قوم کا فخر ہے، خاندان کا فخر ہے، تو کسی کو دولت کا فخر ہے، کسی کو دوستوں کا فخر ہے، کسی کو اولاد کا فخر ہے اور جس طرف بھی نظر ڈالیں آپ کوئی نہ کوئی فخر کا راستہ یا کوئی نہ کوئی فخر کی سوچ ہر ایک میں نظر آ جاتی ہے۔ پھر اور تو اور بعض دفعہ بعض لوگ اچھے سوٹ سلوا لیں یا کپڑے پہن لیں تو اسی پر فخر ہونے لگ جاتا ہے۔ اس تعلیم پر نظر نہیں۔ اگر ہر ایک کی اس تعلیم پر نظر ہو جو ہمیں آنحضرت ﷺ نے دی تو فخر کے بجائے ہم میں سے ہر ایک میں ہر وقت عاجزی ہی عاجزی نظر آنی چاہئے۔

پھر دیکھیں روایت میں ہے جس میں آپ نے اپنے زبردست مقام کے بارے میں اعلان فرمایا ہے (۔) کہ یعنی پہلی بات تو یہ انا سید ولد ادم۔ اور پھر ساتھ ہی عاجزی کا بھی ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے کہ پھر فرما رہے ہیں ولا فخر ۔ کہ میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں اور یہ بہت بڑا اعلان لیکن عاجزی کی انتہا کہ مگر کوئی فخر نہیں کرتا۔ اس میں مجھے کوئی فخر نہیں ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد2)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے لئے اس طرح تواضع اختیار کی۔ یہ فرماتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے اپنی ہتھیلی کو زمین کے ساتھ لگا دیا۔ اس کو میں اس طرح بلند کروں گا اور یہ فرماتے ہوئے آپ نے اپنی ہتھیلی کو آسمان کی طرف اونچا کرنا شروع کیا اور بہت بلند کر دیا یعنی جو عاجزی اختیار کرے اور زمین کے ساتھ لگ جائے اس کو خدا تعالیٰ خود بلند کرتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل مسند العشر المبشرین بالجنة)

اب ایسے لوگ جن کو اپنی بڑائی بیان کر کے اپنے مقام کا اظہار کرنے کا بڑا شوق ہوتا ہے ان کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ بلند مقام عاجزی سے ہی ملتا ہے۔ اچھا باغبان یا مالک ہو باغ کا وہ ہمیشہ درخت کی اس شاخ کی قدر کرتا ہے۔ جو پھلوں سے لدی ہوئی اور زمین کے ساتھ لگی ہو۔ اسی طرح مالک ارض و سما اس سر کی قدر کرتا ہے جو زمین کی طرف جھکتا ہے۔ عاجزی کے مقابلے پہ فخر، غرور اور تکبر ہی ہے یعنی اس کا الٹ، تو حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ شرک کے بعد تکبر جیسی کوئی بلا نہیں۔ اگر غور کریں تو تکبر ہی آہستہ آہستہ شرک کی طرف بھی لے کر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہمیشہ عاجزانہ راہوں پر چلائے۔

پھر ایک روایت ہے حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضورؐ نے فرمایا جس نے اللہ کی خاطر ایک درجہ تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ رفع کرے گا یعنی اس کو ایک درجہ بلند کرے گا۔ جس نے عاجزی اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا یہاں تک کہ اسے

علیین میں جگہ دے گا۔ بہت اونچے مقام پر لے جائے گا اور جس نے اللہ کے مقابل پر ایک درجہ تکبر اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ نیچے گرا دے گا یہاں تک کہ اسے اسفل السافلین میں داخل کر دے گا۔ (مسند احمد بن حنبل باقی مسند المکثرین من الصحابة) یعنی انتہائی نچلے درجے پر جہنم کے بھی نچلے درجے میں لے جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اسفل السافلین میں گرنے سے بچائے۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہر انسان کا سر دو زنجیروں میں ہے۔ ایک زنجیر ساتویں آسمان تک جاتی ہے اور دوسری زنجیر ساتویں زمین تک جاتی ہے۔ جب انسان تواضع یا عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زنجیر کے ذریعہ اسے ساتویں آسمان تک لے جاتا ہے اور جب وہ تکبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زنجیر کے ذریعہ اسے ساتویں زمین تک لے جاتا ہے۔ انتہائی نیچے گرا دیتا ہے۔ (کنز العمال)

پھر ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں اپنا سر بلند کیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کاٹ دے گا۔ اور جس نے خدا کی خاطر دنیا میں تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف ایک فرشتہ بھجوائے گا جو اسے مجمع میں سے اپنی طرف کھینچ لے گا اور کہے گا کہ اے صالح بندے اللہ تعالیٰ کہتا ہے میری طرف آ، میری طرف آ، کیونکہ تو ان لوگوں میں سے ہے جن کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (کنزل العمال)

حضرت عائشہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اے عائشہ اے عائشہ! عاجزی اختیار کر کیونکہ اللہ تعالیٰ عاجزی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اور تکبر کرنے والوں سے نفرت کرتا ہے۔ (کنزالعمال)

اب حضرت عائشہؓ کو حالانکہ ان کا بھی ایک مقام تھا اور بڑی عاجزی تھی ان میں بھی۔ آپؐ نصیحت فرما رہے ہیں کہیں ہلکی سی کوئی چیز دیکھی ہو شائد۔ تو آج کل اگر کسی کو نصیحت کرو تو وہ کہتا ہے کہ ہم تو بڑے عاجز ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہم میں عاجزی۔

پھر حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تواضع انسان کو صرف بلندی میں ہی بڑھاتی ہے۔ پس تواضع اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں رفعتیں عطا کرے گا۔

(کنز العمال)

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عاجزی اور انکساری کی وجہ سے عمدہ لباس ترک کیا حالانکہ وہ اس کی استطاعت رکھتا ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اختیار دے گا کہ ایمان کی پوشاکوں میں سے جو پوشاک چاہے پہن لے۔

(ترمذی کتاب الصفة القیامة باب ماجاء فی صفة اوانی الحوض)

اب صرف اس سے یہی مراد نہیں۔ اصل میں تو نیت مراد ہے۔ اب دیکھیں کہ آج کل بھی شادی بیاہوں میں صرف ایک دو دفعہ پہننے کے لئے دلہن کے لئے یا دولہا کے لئے بھی اور رشتہ داروں کے لئے بھی کتنے مہنگے جوڑے بنوائے جاتے ہیں جو ہزاروں میں بلکہ لاکھوں میں چلے جاتے ہیں، صرف دکھانے کے لئے کہ ہمارے جہیز میں اتنے مہنگے مہنگے جوڑے ہیں یا اتنے قیمتی جوڑے ہیں یا ہم نے اتنا قیمتی جوڑا پہنا ہوا ہے۔ صرف فخر اور دکھاوا ہوتا ہے۔ کیونکہ پہلے تو یہ ہوتا تھا پرانے زمانے میں کہ قیمتی جوڑا ہے تو آئندہ وہ کام بھی آ جاتا تھا۔ کام سچا ہوتا تھا اچھا ہوتا تھا پھر اب تو وہ بھی نہیں رہا کہ جو اگلی نسلوں میں یا اگلے بچوں کے کام میں آ جائیں ایسے کپڑے۔ یونہی ضائع ہو جاتے ہیں، ضائع ہو رہے ہوتے ہیں۔ پھر فیشن کے پیچھے چل کر دکھاوے اور فخر کے اظہار کی رو میں بہہ کر قرآن کریم کے اس حکم کی بھی خلاف ورزی کر رہے ہوتے ہیں کہ اپنی زینتوں کو چھپاؤ۔ فیشن میں ایسے ایسے عریاں قسم کے لباس سل رہے ہوتے ہیں کسی کو کوئی خیال ہی نہیں ہوتا۔ تو احمدی بچیوں اور احمدی خواتین کو ایسے لباسوں سے جن سے ننگ ظاہر ہوتا ہو پرہیز کرنا چاہئے۔ اور پھر فخر کے لئے لباس پہنیں گے تو دوسری برائیاں جنم لیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی بچی ہر احمدی عورت کو ایمان کی پوشاک ہی پہنائے اور دنیاوی لباس جو دکھاوے کے لباس ہیں ان سے بچائے رکھے۔ اسی طرح مرد بھی اگر دکھاوے کے طور پر کپڑے پہنتے ہیں، لباس پہن رہے ہیں تو وہ بھی اسی زمرے میں آتے ہیں۔ صاف ستھرا اچھا لباس پہننا منع نہیں۔ اس سوچ کے ساتھ یہ لباس پہننا منع ہے کہ اس میں فخر کا اظہار ہوتا ہو، دکھاوا ہوتا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تواضع میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انسان اپنے بھائی کا جوٹھا پی لے۔ اور جس نے اپنے بھائی کا جوٹھا پی لیا اللہ تعالیٰ اس کے ستر درجے بڑھائے گا۔ اس کے ستر گناہ معاف کر دے گا اور اس کے لئے ستر نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (کنز العمال)

بعض لوگ اس لئے کراہت کرتے ہیں کہ جوٹھا ہے یا فلاں میرے ہم پلہ نہیں۔ اس لئے اس کا جوٹھا نہیں پینا، دوسرے کا پی لینا ہے۔ اس میں بھی ایک قسم کا تکبر ہے۔ اس سلسلے میں ایک لطیفہ بھی ہے ہمارے ایک بزرگ تھے ان کے بچے نے آ کر شکایت کی کہ ابا! فلاں بھائی نے یا بہن نے میرا پانی پی کر جوٹھا کر دیا ہے۔ تو انہوں نے کہا بچے ایسی باتیں نہیں کیا کرتے۔ اور اسی پانی کو پی لیا دیکھو اس کا جوٹھا میں نے پی لیا۔ جوٹھا کوئی نہیں ہوتا۔ تو بچے نے اور رونا شروع کر دیا کہ اب آپ نے بھی جوٹھا کر دیا۔ تو بہر حال یہ جوٹھ کوئی نہیں ہوتا۔ سوائے اس کے کہ کوئی بیماری ہو اور چھوت لگنے والی ہو اس میں احتیاط ضروری ہے۔

پھر ایک دفعہ کسی نے آنحضرت ﷺ کو یا خیر البریہ کہہ دیا (یعنی اے مخلوق کے بہترین وجود) تو آپؐ نے فرمایا وہ تو ابراہیم علیہ السلام تھے۔ عاجزی کی انتہا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر3 صفحہ 178)

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک شخص نے آ کر آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے محمد ﷺ! ہم میں سے سب سے بہترین اور اے ہم میں سے سب سے بہترین لوگوں کی اولاد۔ اے ہمارے سردار اور اے ہمارے سرداروں کی اولاد۔ آپؐ نے سنا تو فرمایا۔ کہ دیکھو! تم اپنی اصلی بات کہو اور کہیں شیطان تمہاری پناہ نہ لے۔ میں محمد بن عبداللہ ہوں اور اللہ کا رسول ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ میرا مقام اس سے بڑھا چڑھا کر بتاؤ جو اللہ نے مقرر فرمایا ہے۔

(مسند احمدبن حنبل جلد نمبر3 صفحہ 349 مطبوعہ مصر)

آج کل یہاں کسی کی تعریف کر دیں تو پھولے نہیں سماتا بلکہ فخر ہو رہا ہوتا ہے چاہے وہ اس مقام کا ہو بھی یا نہ۔ اور آنحضرت ﷺ کا اسوۂ حسنہ دیکھیں۔

ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ تم میں سے کسی کو اس کے اعمال جنت میں لے کر نہیں جائیں گے۔ صحابہؓ نے تعجب سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ کے عمل بھی؟ تو آپ نے فرمایا ہاں! مجھے بھی اگر خدا کی رحمت اور فضل ڈھانپ نہ لیں تو میں بھی جنت میں نہیں جاسکتا۔

(مسلم کتاب صفة القیامة والجنة والنار باب لن یدخل احد الجنة بعمله)

اب دیکھیں عاجزی کی کتنی انتہا ہے حالانکہ کائنات کو آپ کی خاطر پیدا کیا گیا۔ اور آپ کی عاجزی اس حد تک ہے اس انتہا تک ہے۔

پھر حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے بڑھ کر کوئی حسین اخلاق والا نہیں تھا۔ آپ کے صحابہؓ میں سے یا اہل خانہ میں سے جب بھی کسی نے آپ کو بلایا تو ہمیشہ آپ کا جواب یہ ہوتا تھا کہ میں حاضر ہوں۔ تب ہی تو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ آپ عظیم خلق پر قائم تھے۔ (الوفاء باحوال المصطفی از علامہ ابن جوزی صفحہ 421 مطبوعہ بیروت)

پھر اپنی عاجزی کے اظہار اور اپنے خاندان کو صحیح راستے پر ڈالنے کے لئے اور ان کو عباد الرحمٰن بنانے کے لئے آپؐ نے کیسی خوبصورت نصیحت فرمائی۔ ایک موقع پر آپ نے اپنی پھوپھی صفیہ کو فرمایا اے میری پھوپھی صفیہ بنت عبد المطلب اور اے میری لخت جگر فاطمہ، میں تم کو

اللہ کے عذاب سے ہرگز نہیں بچا سکتا۔ اپنی جانوں کی خود فکر کرلو۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الشعراء زیر آیت و انذر عشیرتک الاقربین)

تو ہمیشہ اللہ کا فضل اور صرف اس کا فضل ہی ہے جو انسان کو بچائے اور ہر وقت اس کے آگے جھکے رہنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی ہر وقت تعمیل کرتے رہنا چاہئے اور اس کی مخلوق کی خدمت کرتے رہنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے کہ ”**اگر خدا کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دلوں کے پاس تلاش کرو۔ اسی لئے پیغمبروں نے مسکینی کا جامہ ہی پہن لیا تھا۔ اسی طرح چاہئے کہ بڑی قوم کے لوگ چھوٹی قوم کو ہنسی نہ کریں اور نہ کوئی یہ کہے کہ میرا خاندان بڑا ہے۔** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے پاس جو آؤ گے تو یہ سوال نہ کروں گا کہ تمہاری قوم کیا ہے یا تمہارا خاندان کیا ہے بلکہ سوال یہ ہوگا کہ تمہارا عمل کیا ہے۔ اسی طرح پیغمبر خدا نے اپنی بیٹی کو فرمایا کہ اے فاطمہ! خداتعالیٰ ذات کو نہیں پوچھے گا اگر تم کوئی برا کام کرو گی تو خداتعالیٰ تم سے اس واسطے درگزر نہ کرے گا کہ تم رسول کی بیٹی ہو۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 370 جدید ایڈیشن)

پھر دیکھیں آج کل اگر کسی کو کوئی عہدہ مل جائے یا مالی حالت کچھ بہتر ہو جائے تو زمین پر پاؤں نہیں ٹکتے۔ اپنے آپ کو کوئی بالا مخلوق سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ ماتحتوں سے یا غریب رشتہ داروں سے اس طرح بات کرتے ہیں جیسے کوئی انتہائی کم درجہ کے لوگ ہوں۔ لیکن اسوۂ رسولؐ دیکھیں کیا ہے۔

ابومسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضورؐ کے پاس ایک شخص آیا آپ اس سے گفتگو فرما رہے تھے تو اسی دوران میں اس پر آپ کا رعب اور ہیبت طاری ہوگئی اور اس وجہ سے اس کو کپکپی طاری ہوگئی کانپنے لگ گیا وہ۔ تو آپؐ اسے فرمانے لگے۔ کہ دیکھو اطمینان اور حوصلہ رکھو، گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے میں کوئی جابر بادشاہ تھوڑا ہی ہوں میں تو ایک ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔ (ابن ماجہ کتاب الاطعمہ باب القدید)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خداتعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہے ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ میں یہ وصف تھا۔ آپ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ **اللھم صل علیٰ محمد** (۔) (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 437-438 جدید ایڈیشن) تو یہ ہے وہ نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا اور یہ بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گرد و پیش حاضر رہتے ہیں۔ فرمایا اس لئے اگر کسی کے انکسار اور فروتنی اور تحمل اور برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہوسکتا ہے بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمت گار سے ذرا کوئی کام بگڑا۔ مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینی شروع کر دیں یا تازیانہ لے کر مارنا شروع کر دیا اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہوگیا تو بس بیچارے خدمتگاروں پر آفت آئی۔

ایک روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے ایک کمسن لونڈی کو بازار میں روتے دیکھا جو گھر کے مالکوں کا آٹا پیسنے نکلی تھی مگر درہم گم کر بیٹھی۔ آپؐ نے اسے درہم بھی مہیا کئے اور اس کے مالکوں کے گھر جا کر سفارش بھی کی۔ اس بات پر کہ آنحضرت ﷺ سفارش کرنے کے لئے آئے ہیں مالکوں نے اس کو آزاد بھی کر دیا۔

(مجمع الزوائد از علامہ ہیثمی جلد 9 صفحہ 14 مطبوعہ بیروت)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور ایک مجلس میں اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ مدینہ کی ایک عورت جس کی عقل میں کچھ فتور تھا، ذرا پاگل پن تھا تھوڑا۔ تو حضور کے پاس آئی اور عرض کیا کہ مجھے آپ سے کچھ کام ہے لیکن میں آپ سے ان لوگوں کے سامنے باتیں نہیں کروں گی۔ علیحدگی میں بات کرنا چاہتی ہوں۔ حضور نے فرمایا ٹھیک ہے جہاں بھی مدینہ کے راستوں میں سے جس رستہ پہ چاہو یا سڑک پہ چاہو یا جو بیٹھنے کی جگہیں ہیں وہاں چاہو مجھے بتا دو میں وہاں جا کر بیٹھتا ہوں اور تم بات کرو اور میں تمہاری بات سنوں گا۔ اور فرمایا جب تک تیری بات سن کر تیری ضرورت پوری نہ کر دوں وہاں سے نہیں ہٹوں گا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں حضور کی بات سن کر وہ حضور کو ایک راستہ پر لے گئی پھر وہاں جا کر بیٹھ گئی حضور بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئے اور جب تک اس کی بات سن کر اس کا کام نہیں کر دیا حضور وہیں بیٹھے رہے۔

(شفا لقاضی عیاض باب تواضعہ)

............حضرت مسیح موعود نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو اور لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ پھر اس واقعہ کا ذکر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں سیر کو جا رہا تھا تو ایک پٹواری میرے ساتھ تھا وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستے میں ایک بڑھیا 70`75 سال کی ملی پہلے ان پٹواری صاحب کو اس نے خط پڑھنے کو کہا مگر اس نے اسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ پھر اس بڑھیا نے وہ خط مجھے دیا تو فرماتے ہیں کہ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بڑی شرمندگی ہوئی کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 82-83 جدید ایڈیشن)

پھر آنحضرت ﷺ کی عاجزی کی ایک اور مثال دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور کس طرح عاجزانہ مناجات کرتے ہیں باوجود اس کے کہ آپ کو ہر طرح کی ضمانت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی، باوجود اس کے کہ آپ کو علم تھا کہ آپ کے پاس شیطان کا گزر نہیں ہوتا جیسا کہ فرمایا کہ میرا تو شیطان بھی مسلمان ہوگیا ہے۔ لیکن پھر بھی کس خوف اور عاجزی سے مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ سے۔

روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کی شام میں اس طرح دعا کی کہ:

اے اللہ! تو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے تو خوب واقف ہے میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر مخفی نہیں میں ایک فقیر اور محتاج ہی تو ہوں تیری مدد اور پناہ کا طالب، سہما اور ڈرا ہوا اپنے گناہوں کا اقراری اور معترف ہو کر تیرے پاس چلا آیا ہوں۔ میں تجھ سے مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں ہاں تیرے حضور میں ایک گناہگار کی طرح زاری کرتا ہوں، ایک اندھے نابینے کی طرح ٹھوکروں سے خوف زدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں میری گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور میرے آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں میرا جسم تیرا مطیع ہو کر سجدے میں گرا پڑا ہے اور ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ تو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دینا اور میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ جو سب سے بڑھ کر التجاؤں کو قبول کرتا اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے میری دعا قبول کر لینا۔

(مجمع الزوائد ہیثمی مطبوعہ بیروت وطبرانی جلد 11 صفحہ 174 بیروت)

تو اندازہ کریں کہ ان عاجزانہ دعاؤں کا۔ کیا ہم اس سے کم عاجزانہ دعائیں مانگ کر اللہ تعالیٰ کی بخشش کے طالب ہوسکتے ہیں۔ ہمیں تو بہت بڑھ کر اپنی عاجزی کا اظہار کرنا چاہئے۔ اصل میں تو یہ وہ طریقے ہیں یا اسلوب ہیں جو آنحضرت ﷺ نے دعا کرکے ہمیں سکھائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم بھی اس اسوۂ حسنہ پر چل کر اسی طرح عاجزی اور انکساری اختیار کرنے والے ہوں۔

پھر حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میری مدد کر مگر میرے خلاف کسی کی مدد نہ کرنا اور میری نصرت کر اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کرنا، اور میرے حق میں تدبیر کر مگر میرے خلاف تدبیر نہ کرنا اور مجھے ہدایت دے اور ہدایت کو میرے لئے

آسان بنا دے اور مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد کر اے اللہ مجھے اپنا بہت شکر کرنے والا کثرت سے ذکر کرنے والا اور بہت زیادہ ڈرنے والا بنا دے مجھے اپنا بے حد مطیع اپنی طرف انکساری کے سرتسلیم خم کرنے والا بہت نرم دل اور سچے دل سے جھکنے والا بنا دے اے اللہ میری توبہ قبول کر اور میرے گناہوں کو دھو ڈال میری دعا قبول کر اور میری دلیل کو مضبوط بنا دے اور میری زبان کو بہتری بخش اور میرے دل کو ہدایت عطا کر اور میرے سینے کے کینے کو دور کر دے۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

وہ جو داعیان الی اللہ ہیں وہ بھی جب جائیں تو اس دعا کے ساتھ ان کو باہر نکلنا چاہئے۔

پھر فرمایا کہ اے اللہ میں تجھ سے ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں عاجزی اور انکساری نہیں اور ایسی دعا سے پناہ مانگتا ہوں جو مقبول نہ ہو اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو۔ اور ایسے علم سے جو کوئی فائدہ نہ دے میں ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب العفو والتواضع)

تو یہ عاجزی اور انکساری کے وہ چند نمونے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہمیں نظر آتے ہیں بہت سارے بے شمار واقعات ہیں ان میں سے ہی یہ چند لئے گئے ہیں تو آپ کی زندگی کا تو لمحہ لمحہ عاجزی اور انکساری میں گزرا باوجود اس کے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کل عالم کے لئے نبی مبعوث فرمایا تھا اور آپ خاتم الانبیاء تھے۔..........اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے نظارے آپ ہر روز دیکھتے تھے لیکن پھر بھی عاجزی کی یہ انتہا تھی جس کی چند مثالیں میں نے دیں۔ اب اس زمانے میں بھی دیکھیں آپ سے وفا اور غلامی کے طفیل حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے اس عاجزی کی وجہ سے جو آپ نے اپنے آقا سے سیکھی تھی پیار کے جلوے دکھائے اور پھر آپ نے اپنی جماعت کو ان اسلوب اور طریقوں کو اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ جماعت احمدیہ کی اجتماعی ترقی ہو یا ہر احمدی کی انفرادی ترقی ہو اس کا راز اب عاجزی دکھانے میں اور عاجز رہنے میں ہی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو الہاماً بتایا ہے کہ ''تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں''۔

(الہام 18 مارچ 1907ء تذکرہ طبع چہارم صفحہ 705)

ایک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود اپنے بارہ میں فرماتے ہیں:

''خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سواے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ (اور ہم اللہ کے فضل سے ان کو پورا ہوتے بھی دیکھ رہے ہیں)۔ میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا اور میں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہئے تھا اور میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا۔ پس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مشت خاک کو اس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا''۔

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409-410)

آپ اپنے ایک کلام میں، شعروں میں فرماتے ہیں ؎

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار
تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعت قرب و جوار

حضرت مصلح موعود اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ:

وہ عبادالرحمٰن جنہوں نے دنیا میں انکسار اور عدل و انصاف کے ساتھ اپنی عمر بسر کی۔ جو دن کے اوقات میں بھی احکام الٰہی کے تابع رہے اور رات کی تاریکیوں میں بھی سجدہ و قیام میں اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے اور دعائیں کرتے رہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند کرتے ہوئے انہیں ساتویں آسمان پر جگہ عنایت فرمائے گا یعنی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ رکھے جائیں گے۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ساتویں آسمان پر ہی ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 207-208)

اس کی طرف رسول کریم ﷺ نے اس حدیث میں بھی اشارہ فرمایا ہے کہ (۔) (کنز العمال جلد 2 صفحہ 25) کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان میں جگہ دیتا ہے۔ چونکہ ان لوگوں نے خدا کے لئے ھون اور تذلل اختیار کیا ہوگا اس لئے خدا تعالیٰ بھی انہیں سب سے اونچا مقام رفعت عطا فرمائے گا اور انہیں منازل قرب میں سب سے اونچی منزل عطا کی جائے گی۔

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 597)

اسی مضمون کو حضرت مسیح موعود اپنے ایک شعر میں اس طرح بیان فرماتے ہیں ؎

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ اس زمانے میں عاجزی اختیار کرنے کے طریقے اور سلیقے حضرت اقدس مسیح موعود نے ہمیں سکھائے اس لئے آپ کے نسخوں پر عمل کر کے ہی ہم اس خلق کو حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ تذلل اور انکساری کی زندگی کوئی شخص اختیار نہیں کر سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہ کرے۔ اپنے آپ کو ٹٹولو، اگر بچے کی طرح اپنے آپ کو کمزور پاؤ تو گھبراؤ نہیں۔ (**اھدنا الصراط المستقیم**) کی دعا (۔) کی طرح جاری رکھو۔ راتوں کو اٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھائے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 28 جدید ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''عاجزی اختیار کرنی چاہئے۔ عاجزی کا سیکھنا مشکل نہیں ہے اس کا سیکھنا ہی کیا ہے۔ انسان تو خود ہی عاجز ہے اور وہ عاجزی کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے۔ **ماخلقت الجن** (۔) (الذاریات: 57) (ملفوظات جلد سوم صفحہ 232 جدید ایڈیشن)

تو اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ عاجزی اختیار کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکو، اس کی عبادت کرو۔ تو عاجزی سمیت تمام خلق پیدا ہوتے جائیں گے۔ انشاء اللہ

پھر آپ فرماتے ہیں ''پانچ وقت اپنی نمازوں میں دعا کرو۔ اپنی زبان میں بھی دعا کرنا منع نہیں ہے۔ نماز کا مزہ نہیں آتا جب تک حضور نہ ہو اور حضور قلب نہیں ہوتا جب تک عاجزی نہ ہو۔ عاجزی جب پیدا ہوتی ہے جو یہ سمجھ آ جائے کہ کیا پڑھتا ہے۔ اس لئے اپنی زبان میں اپنے مطالب پیش کرنے کے لئے جوش اور اضطراب پیدا ہو سکتا ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 434)

جب آدمی دعا کر رہا ہو سمجھ نہ آ رہی ہو تو عاجزی کس طرح پیدا ہوگی اگر مطلب نہ آ رہا ہو۔ اس لئے اپنی زبان میں دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ سے مانگیں اس کے آگے روئیں، گڑگڑائیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''..........انبیاء میں بہت سے ہنر ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہنر سلب خودی کا ہوتا ہے۔ ان میں خودی نہیں رہتی۔ وہ اپنے نفس پر ایک موت وارد کر لیتے ہیں۔ کبریائی خدا کے واسطے ہے۔ جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے''۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 216 جدید ایڈیشن)

پھر آپ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''انسان بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنے خودی اور نفسانیت سے الگ (ہونا) پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے

قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا''۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ 173)

پھر آپ نے فرمایا ''میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔............ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔............کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین بے شر تا تم پر رحم ہو''۔

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18صفحہ 402-403)

فرمایا: انسان جو ایک عاجز مخلوق ہے اپنے تئیں شامت اعمال سے بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کبر اور رعونت اس میں آ جاتی ہے۔ اللہ کی راہ میں جب تک انسان اپنے آپ کو سب سے چھوٹا نہ سمجھے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ کبیر نے سچ کہا ہے۔ ؎

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کو کیا سلام
جے ہوتے گھر اونچ کے ملتا کہاں بھگوان

(یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم چھوٹے گھر میں پیدا ہوئے۔ اگر عالی خاندان میں پیدا ہوتے تو خدا نہ ملتا۔ جب لوگ اپنی اعلیٰ ذات پر فخر کرتے تو کبیر اپنی کم ذات پر نظر کر کے شکر کرتا تھا۔) پس انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہر نہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور نا قابل و ہیچ جان لے گا۔ انسان جب تک ایک غریب و بیکس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 314-315 جدید ایڈیشن)

فرمایا: ''خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر کرے اور ذلت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے۔ جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود وعدہ فرماتا ہے اس جگہ رزق سے مراد صرف روٹی نہیں بلکہ عزت علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا (**من یعمل مثقال ذرة خیرا یرہ**)۔ ہمارے ملک ہندوستان میں نظام الدین صاحب اور قطب الدین صاحب اولیاء اللہ کی جو عزت کی جاتی ہے وہ اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ سے ان کا سچا تعلق تھا............''

(البدر جلد 2نمبر 14مورخہ 24/ اپریل 1903ء صفحہ 107)

پھر فرمایا:

''خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل ہی میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہو تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہو گی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر یک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔''

پھر آپ نے فرمایا: اور عبادت کی فروع میں یہ بھی ہے کہ تم اس شخص سے بھی جو تم سے دشمنی رکھتا ہو ایسی ہی محبت کرو جس طرح اپنے آپ سے اور اپنے بیٹوں سے کرتے ہو اور یہ کہ تم دوسروں کی لغزشوں سے درگزر کرنے والے اور ان کی خطاؤں سے چشم پوشی کرنے والے بنو اور نیک دل اور پاک نفس ہو کر پرہیزگاروں والی صاف اور پاکیزہ زندگی گزارو۔ اور تم بری عادتوں سے پاک ہو کر باوفا اور باصفا زندگی بسر کرو۔ اور یہ کہ خلق اللہ کے لئے بلا تکلف و تصنع بعض نباتات کی مانند نفع رساں وجود بن جاؤ۔ اور یہ کہ تم اپنے کبر سے اپنے کسی چھوٹے بھائی کو دکھ نہ دو۔ اور نہ کسی بات سے اس (کے دل) کو زخمی کرو۔ بلکہ تم پر واجب ہے کہ اپنے ناراض بھائی کو خاکساری سے جواب دو اور اسے مخاطب کرنے میں اس کی تحقیر نہ کرو اور مرنے سے پہلے مر جاؤ اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر لو اور جو کوئی (ملنے کے لئے) تمہارے پاس آئے اس کی عزت کرو خواہ وہ پرانے بوسیدہ کپڑوں میں ہو نہ کہ نئے جوڑوں اور عمدہ لباس میں اور تم ہر شخص کو السلام علیکم کہو خواہ تم اسے پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو اور (لوگوں کی) غم خواری کے لئے ہر دم تیار کھڑے رہو۔

(ترجمہ عربی عبارت اعجاز المسیح از تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 203)

خلاصہ ان باتوں کا یہ ہوا کہ تم عاجزی دکھانے والے تب شمار کئے جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے تب ہو گے جب تم اپنے سے نفرت کرنے والوں سے بھی محبت کرو، جب ضرورت ہو تو ان کے کام آؤ اور ان کے لئے دعا کرو اور پھر دوسروں کی غلطیوں کو معاف کرنے والے بنو۔ غلطیوں کی وجہ سے کسی کے پیچھے نہ پڑ جاؤ۔ اور ان کی تشہیر نہ کرتے پھرو۔ کسی کی غلطی کو دیکھ کر دوسروں کو بتاتے نہ پھرو بلکہ پردہ پوشی کی بھی عادت ڈالو۔

پھر اس میں یہ بھی فرمایا کہ اپنے دل کو ٹٹولتے رہو، اس کو پاک رکھنے کی کوشش کرو، اپنا خود محاسبہ کرتے رہو۔ کسی کے لئے بھی دل میں کینہ، نفرت، بغض، حسد وغیرہ نہ ہو۔ کیونکہ اگر یہ چیزیں دل میں ہیں تو اس کا مطلب یہی ہے کہ دل بڑائی اور تکبر سے بھرا ہوا ہے اور اس میں عاجزی نہیں ہے۔ پھر کسی کو اپنی باتوں سے دکھ نہ دو اور ہر ایک کی عزت کرو۔ چاہے کوئی غریب ہو، فقیر ہو، کم طاقت ہو یا ماتحت ہو یا ملازم ہو سب کی عزت کرو۔ پھر سلام کہنے کی عادت ڈالو۔ اس سے بھی معاشرے میں محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہوتی ہے اور عاجزی اور انکساری بڑھنے کے مواقع پیدا ہوتے ہیں، اپنے اندر بھی اور دوسرے ماحول میں بھی۔ تو فرمایا کہ یہ کام تو بہت مشکل ہے اور یہ تب ہی کر سکتے ہو جب گویا کہ اپنے آپ کو مار لیا، اپنے نفس کو بالکل ختم کر دیا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں ہو سکتا اس لئے ہمیشہ اس کا فضل مانگتے رہو۔ اس کے سامنے جھکے رہو اور دعائیں کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عاجزی اور انکساری کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کے چند شعر ہیں وہ میں پڑھتا ہوں۔ ؎

اے کرم خاک چھوڑ دے کبر و غرور کو
زیبا ہے کبر حضرت رب غیور کو
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضئ مولیٰ اسی میں ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں ان سب نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب نئے سال کی مبارکباد کی بہت ساری فیکسیں آ رہی ہیں۔ جواب تو ان کو جائیں

گے تو وقت لگے گا بہرحال ان سب کو جنہوں نے نئے سال کی مبارک باد دی فیکسوں کے ذریعہ یا فون کے ذریعہ سے ان سب کو مبارک ہو۔ جنہوں نے نہیں بھجوائی ان کو بھی نیا سال مبارک ہو۔ ساری جماعت کو نیا سال مبارک ہو۔ اللہ کرے کہ یہ سال ہمارے لئے ہمیشہ کی طرح کامیابیاں لے کر آئے اور پہلے سے بڑھ کر کامیابیاں ہمیں دکھائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 27 / فروری 2004ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ ضلع اسلام آباد لکھتے ہیں۔ مکرم مرزا محمد اقبال صاحب (ر) انسپکٹر پولیس کی جواں سال بیٹی محترمہ مدیحہ مہرین اقبال صاحبہ بعمر 22 سال ایک تکلیف دہ بیماری میں مبتلا رہ کر مورخہ 26 فروری 2005ء کو اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ مرحومہ BCS آنرز فائنل ایئر کی طالب علم تھیں۔ بہت ہونہار، ذہین اور شروع سے ہی پوزیشن ہولڈر تھیں۔ وفات سے چند دن قبل آنے والے رزلٹ میں اپنی کلاس میں اول آئی تھیں۔ ناصرات اور لجنہ کے مقابلہ جات میں بھی پوزیشن لیتی رہیں۔ کوئٹہ میں قیام کے دوران نظم و تلاوت میں پورے بلوچستان میں اول آتی رہیں۔ جماعتی کاموں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے جنت الفردوس میں جگہ دے اور غم سے نڈھال والدین کو صبر عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

☆ محترم جمال الدین شمس صاحب مربی سلسلہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے جس سے دایاں حصہ متاثر ہوا ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ حالت پہلے سے کچھ بہتر ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ کی درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ جو آج کل وکالت وقف نو میں رضاکارانہ خدمات بجالا رہے ہیں۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے شدید کھانسی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

گمشدہ کاغذات

☆ مکرم گلزار احمد اصغر صاحب، احمد نگر ربوہ لکھتے ہیں میرے کاغذات جن میں ایک رجسٹر حساب ایک نوٹ بک ناصر آباد سے احمد نگر آتے ہوئے گر گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملیں تو براہ مہربانی مکرم غلام رسول صاحب کارکن دفتر الفضل کو پہنچا دیں۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرم سید افتخار احمد شاہ صاحب کارکن دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم سید تصدق حسین شاہ صاحب ولد سید صابر علی شاہ صاحب آف خان خاصہ ضلع نارووال مورخہ 7 جنوری 2005ء بعمر 92 سال اس دنیائے فانی سے رحلت کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ ان کے پوتے مکرم سید سلیم احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی تدفین کے بعد مکرم عمران محمود صاحب مربی سلسلہ لدھڑ کرم سنگھ نے دعا کروائی۔ مرحوم نہایت صاف گو سادہ طبیعت تہجد گزار اور مخلص احمدی تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم ڈاکٹر احسان اللہ قریشی صاحب ہاشمی بابت ترکہ مکرم محمد عبداللہ قریشی صاحب)

مکرم ڈاکٹر احسان اللہ قریشی صاحب ہاشمی ابن مکرم محمد عبداللہ قریشی صاحب سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی کھاتہ نمبر 2009/9-38 میں اس وقت مبلغ 1,71,665/92 روپے بقایا رقم موجود ہے۔ یہ رقم ہماری چاروں بہنوں میں برابر تقسیم کر دی جائے۔ ہم بھائیوں کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم سمیع اللہ قریشی صاحب (بیٹا)
(2) مکرم امان اللہ قریشی صاحب (بیٹا)
(3) مکرم ڈاکٹر احسان اللہ قریشی صاحب (بیٹا)
(4) محترمہ بدر النساء صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ شمس النساء صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ طاہرہ عزیز صاحبہ (بیٹی)
(8) محترمہ سعیدہ بشریٰ حفیظ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

کوئی ضرورت نہیں

بیرسٹر ظہور بٹ لندن تحریر کرتے ہیں:۔

برطانیہ میں امیگریشن کے قوانین میں وکالت کرنے کی وجہ سے میری نظروں سے بہت سے ممالک کے پاسپورٹ گزرے ہیں ان میں جنوبی امریکہ، افریقہ، مڈل ایسٹ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ اور مشرقی یورپ کے ممالک بھی شامل ہیں۔ میں نے آج تک کسی بھی ملک کے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہیں دیکھا۔ ان ممالک کے پاسپورٹوں میں عام طور پر حامل کا پورا نام اور پتہ، اس کی شہریت، تاریخ پیدائش، پیدائش کی جگہ، پاسپورٹ کے اجراء اور اس کے ختم ہونے کی تاریخ، پاسپورٹ کا نمبر اور پاسپورٹ جاری کرنے والی اتھارٹی کا نام درج ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاسپورٹ سفر کی سہولتیں حاصل کرنے کے لئے لیا جاتا ہے اپنے مذہب کا ڈھنڈورا پیٹنے کے لئے نہیں۔ جب آپ اپنے ملک سے باہر جاتے ہیں تو دوسرے ملک کو اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ آپ کا مذہب کیا ہے یا آپ کا پیشہ کیا ہے۔ وہ تو صرف یہ جاننا چاہتے ہیں کہ آپ کس ملک کے شہری ہیں تاکہ اس کے مطابق آپ پر وہ اپنے ملک کے امیگریشن قوانین نافذ کر سکیں۔ جہاں تک مذہب یا دوسرے کوائف کا تعلق ہے وہ تو شناختی کارڈ کے فارم میں موجود ہیں اور چونکہ شناختی کارڈ کا حصول ہر پاکستانی کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے اس لئے یہ تمام معلومات اب حکومت پاکستان کے کمپیوٹرز پر محفوظ ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ان سب کوائف کی موجودگی میں پاسپورٹ کے اندر مذہب کا خانہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے اور مذہب کا خانہ نہ ہونے سے اسلام کو کیا خطرہ لاحق ہے؟ اور جن تمام مسلم ممالک کے پاسپورٹوں میں مذہب کا خانہ نہیں ہے انہیں اس سے کیا نقصان پہنچ رہا ہے؟ خدا کے بندو کچھ تو عقل سے کام لو۔ زندگی کے تمام شعبوں میں دنیا انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ آگے کی طرف بڑھتی جا رہی ہے اور یہ پانچ فیصد سے بھی کم لوگ ہمیں پیچھے کی طرف دھکیلنے پر تلے ہوئے ہیں۔ آپ کا جو بھی نقطہ نظر ہے اس کا آپ کو پورا پورا حق حاصل ہے مگر آپ کو قطعی طور پر یہ حق نہیں پہنچتا کہ آپ اپنا نقطہ نظر زبردستی مجھ پر ٹھونس دیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ میرا تعلق پاکستان کی پچانوے فیصد خاموش اکثریت سے ہے اور میرے نزدیک پاسپورٹ کے اندر مذہب کا خانہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

(نوائے وقت 31 دسمبر 2004ء)

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ
فون: 212399
نوٹ
جمعۃ المبارک کو سٹور رکلینک موسم کے اوقات کے مطابق کھلا رہے گا۔
انشاء اللہ

تحریک وقف زندگی و

داخلہ جامعہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں:-

”میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں- ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کیلئے پیش کیا جائے- مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں- سو ہوں تو بہتر ہے-“

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”جس تعداد میں جامعہ احمدیہ میں نوجوان داخل ہوتے ہیں اور باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ضروریات کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے-“

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:-

”آئندہ سو سالوں میں دین حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کیلئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں- ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں حضرت محمد ﷺ کے غلام ہوں- ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں-“

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کیلئے مجلس مشاورت 1961ء کا فیصلہ ہے کہ:

”ہر ضلع کی جماعت 250 چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے-“

امرائے اضلاع وصدر صاحبان سے درخواست ہے کہ اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ ذہین، ہونہار اور خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کی کوشش فرمائیں- اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمائے-

امیدواران کو ہدایت فرمائیں کہ وہ داخلہ کیلئے ابھی سے اپنی درخواست والد / سرپرست کی تصدیق کے ساتھ اور مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوائیں اور میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں-

درخواست میں نام- ولدیت- تاریخ پیدائش عمر اور مکمل پتہ درج کریں- واقفین نو حوالہ وقف نو بھی درج کریں-

امیدواران قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں- روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں- دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں- جماعتی کتب خصوصاً سیرت النبی، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں اور خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس ربوہ میں شامل ہوں-

جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کیلئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا-

انٹرویو کیلئے معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا- امیدوار کا میٹرک میں کم از کم B گریڈ ہونا ضروری ہے- میٹرک پاس امیدوار کیلئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے / ایف ایس سی پاس کیلئے عمر کی حد 19 سال ہے-

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

فون: 6213563-047 فیکس 6212296-047)

ربوہ میں طلوع وغروب 8- مارچ 2005ء

طلوع فجر	5:04
طلوع آفتاب	6:26
زوال آفتاب	12:20
وقت عصر	4:27
غروب آفتاب	6:13
وقت عشاء	7:35

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ملک ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد فون: 642605-632606

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم سرما: صبح 9 بجے تا 1/2 4 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1/2 1 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

پیچ
نئی بلڈنگ - اب ادویات اور دیگر شاپنگ کے ساتھ
جیولرز اینڈ بوتیک
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم چوک ریلوے روڈ ربوہ فون 04942 423173
04524 214510

The Vision of Tomorrow
New Heaven Public School
Multan Tel 061-554399-779794

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442 TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

تمام گاڑیوں وٹریکٹروں کے ہوز پائپ آئل سیل
SRP
کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ چناب ٹاؤن نزد کلوب نمبر کارپوریشن فیروز والا لاہور
فون فیکٹری: 042-7924522-7924511
فون رہائش: 7832395
طالب دعا: میاں عباس علی، میاں ریاض احمد، میاں اعجاز احمد

جائیداد کی خرید وفروخت کا باعتماد ادارہ
مین بازار
شاہد اسٹیٹ ایجنسی
نشاط کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا شاہد مسعود
فون آفس 5745695 موبائل: 0320-4620481

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

AL-FAZAL ESTATE
Deals in All Kinds of Lands Sales Purchase.
آپ کی آج کی سرمایہ کاری- کل کا منافع بخش مستقبل لاہور اور گوادر میں جائیداد کی خرید وفروخت کا باعتماد ادارہ
گوادر میں 1- ایکڑ، 2- ایکڑ، 5- ایکڑ فارم ہاؤسز کے پلاٹس علاوہ ازیں کمرشل - رہائشی - انڈسٹریل ایکڑز - انتہائی منافع بخش
برائے رابطہ: ناصر احمد موبائل: 0300-4597308
برانچ آفس ائیر پورٹ روڈ گوادر نزد سیرت النبی چوک گوادر موبائل: 0303-6407640
ہیڈ آفس: 1-B-16-265 کالج روڈ- اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 5156244-5124803

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز: ملکی وغیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بی آرٹیکلز
27- نیلا گنبد لاہور فون: 7244220
پروپرائٹرز- مظفر احمد ناگی- طاہر احمد ناگی

C.P.L 29

ڈیلر: فریج، ائیر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین، ڈش انٹینا
ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
فخر الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
ہم آپ کے منتظر ہونگے
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد فون: 7223347-7239347-7354873

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج- فریزر- واشنگ مشین
T.V - گیزر- ائیر کنڈیشنر
سپلیٹ - ٹیپ ریکارڈر
وی سی آر بھی دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ بیڈالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
7353105
Email:ucpak@hotmail.com